© rasailojaraid.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# جُرعات

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پاک کی جو روشنی اس وقت برصغیر ہند و پاک میں نظر آ رہی ہے اور یہاں کے ایوان ہائے علمی وعملی ان کے چرچوں سے گونج رہے ہیں تو یہ سب نتیجہ ہے جماعت اہل حدیث کے ان نفوس قدسیہ کی مساعی، محنت، قربانی اور ایثار کا۔ جن کو حق سبحانہ وتعالےٰ نے اس کے لیئے منتخب فرمایا۔ اور تکوینیاً ان کے سپرد یہ خدمت کی گئی۔ انہوں نے علماً، عملاً، تصنیفاً، تدریساً، تبلیغاً اس مقدس علم کی اشاعت کی جس سے سنن نبویہ کا احیاء ہوا۔ اور صدیوں کا وہ جمود ٹوٹا جس نے یہاں کے فقہاء، واعظین اور مدرسین کو ٹھس کر رکھا تھا۔

تیرھویں صدی ہجری کے اواخر میں یہ کام شروع ہوا اور چودھویں صدی ہجری کی پہلی چوتھائی میں اس آفتاب ضیا پاش کی روشنی نہ صرف دہلی، راجپوتانہ، یوپی، بہار، بنگال، جنوبی ہند، سندھ گجرات کاٹھیاواڑ، شمال مغربی سرحد اور پنجاب میں بلکہ مشرق وسطےٰ کے ممالک تک کے علمی حلقوں میں پہنچ گئی۔ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین باذن ربھا۔

احیائے سنت کی اس علمی اور اصلاحی تحریک کی قیادت دو مجدد وقت کر رہے تھے — شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی اور والاجاہ امیر الملک مولانا سید محمد صدیق حسن خان صاحب قنوجی سربراہ ریاست بھوپال طاب اللہ ثراھما وجعل اعلی الجنۃ مثواھما۔

مصر کے علامہ رشید رضا مرحوم سنہ ۱۳۵۲ھ میں ایک موقع پر لکھتے ہیں کہ جب وہ سنہ ۱۳۱۵ھ میں مصر پہنچے تو وہاں کے خطباء وعاظ اور مدرسین کا یہ حال دیکھا کہ وہ اپنے خطبوں وعظوں اور اسباق میں ایسی بے نشان روایتیں بیان کر رہے ہیں جن میں ضعیف، منکر اور موضوع سب ہی قسم کی ہیں۔" (مقدمہ مفتاح کنوز السنۃ)

اور سلسلہ گفتگو میں یہ بھی لکھا کہ

قد ضعفت فی مصر والشام — علم حدیث کی یہ کمزور حالت سب ہی مشرقی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



| | |
|---|---|
| والعراق والحجاز منذ القرن العاشر | ملکوں۔ شام، عراق، حجاز وغیرہ میں دسویں |
| حتی بلغت منتهی الضعف في اوائل | صدی ہجری سے چلی آرہی ہے۔ مگر ابتدائی |
| القرن الرابع العشر (ایضا) | چودھویں میں یہ ضعف انتہا کو پہنچ گیا۔ |

اور کھلے دل سے اعتراف کیا کہ

| | |
|---|---|
| ولو لا عناية اخواننا علماء | ہندوستان کے علمائے حدیث نے اس |
| الهند بعلوم الحديث في هذا | دور میں علوم حدیث سے خوب اعتناء |
| العصر لقضي عليها بالزوال | کیا۔ اگر وہ یہ نہ کرتے تو شاید یہ علم مشرق کے |
| من امصار الشرق (ایضا) | شہروں سے مٹ جاتا۔ |

اس سے قبل ۱۳۴۷ھ میں مصر ہی کے ایک دوسرے اہل علم نے لکھا تھا۔

| | |
|---|---|
| ولا يوجد في الشعوب الاسلامية | ہمارے اس دور میں کسی بھی اسلامی |
| من ولي الحديث قسطه من العناية | ملک کے مسلمانوں نے علم حدیث کو اس |
| في هذا العصر مثل اخواننا مسلمي | کا حق نہیں دیا۔ سوائے ہندوستان (متحدہ) |
| الهند اولئك الذين وجد بينهم | کے کہ وہاں جماعت اہل حدیث میں ایسے |
| حفاظ للسنة ودارسون لها | حفاظ و مدرسین حدیث موجود ہیں جو تیسری صدی |
| على نحو ما كانت تدرس في | ہجری کے طرز پر پابندی مذاہب سے آزاد |
| القرن الثالث حرية في الفهم | درس حدیث دیتے اور حسب ضرورت نقد روایات |
| ونظر في الاسانيد (مفتاح السنة ص۱۶۹ | سے بحث کرتے ہیں۔ |
| للاستاذ عبد العزيز الخولي) | |

یہ طریق تدریس و تنقید روایات تھا مولانا سید محمد نذیر حسینؒ علامہ شیخ حسینؒ یمنی بھوپالی اور ان کے تلامذہ کرام کا جس میں اجتہادی روح کارفرما تھی۔ اور مسائل میں روایات کی چھان بین محققانہ طور پر کی جاتی تھی اور یہ وہی طریقہ ہے جس کی بنیاد شاہ ولی اللہ صاحب کی حجۃ اللہ البالغہ کا مبحث سابع اور امام شوکانی یمنی کی تصانیف ہیں جو بواسطہ نواب سید محمد صدیق حسن خاںؒ اس ملک (اب برصغیر) میں آئیں۔ استاد خولی اسی طرف اشارہ کرتے ہیں۔



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



وان اساس تلك النهضة فی البلاد الهندیة افذاذ اجلاء تمخضت بهم العصور الحدیثة وانتهجوا فی تحصیل العلوم نهج السلف فنبه شانهم وعلا امرهم وذاع صیتهم فکان لها الاثر الصالح والسبق الواضح ومن اشهر هؤلاء الاعلام ولی الله الدهلوی صاحب التصانیف اشهرها حجة الله البالغه والسید صدیق حسن خان ملك بهوپال صاحب التصانیف الکثیرة ایضا۔ انتهی ملخصاً (ایضاً)

اس کے بعد لکھتے ہیں۔

وفی الهند الآن طائفة کبیرة تهتدی بالسنة فی کل امور الدین ولا تقلد احداً من الفقهاء ولا المتکلمین وهی طائفة المحدثین (ایضا)

اب بھی بڑی تعداد میں وہاں ایسی جماعت (اہل حدیث) موجود ہے جو زندگی کے سارے شعبوں میں حدیث شریف کو راہنما مانتی ہے وہ نہ فقہیات میں کسی کی تقلید کرتے ہیں، نہ عقائد میں کسی کلامی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

---

احیائے علوم حدیث کے سلسلے میں جماعت اہل حدیث کے ان تجدیدی کارناموں کا اظہار واعلان مصری محققین ہی نے نہیں کیا خود ہمارے ہاں کے بعض حنفی اہل قلم واصحاب فکر نے بھی اس کا اعتراف فرمایا۔ مولانا مناظر احسن بہاری مرحوم ایک مقالہ میں لکھتے ہیں۔

"اس کو تسلیم کرنا چاہیئے کہ اپنے دین کے اساسی سرچشموں (قرآن وحدیث) کی طرف توجہ ہندوستان (متحدہ) کے حنفی مسلمانوں کی جو پلٹی اس میں اہل حدیث اور غیر مقلدیت کی اس تحریک کو بھی دخل ہے۔ عمومیت غیر مقلد تو نہیں ہوئی لیکن تقلید جامد اور کورانہ اعتماد کا طلسم ضرور ٹوٹا"

(ماہنامہ برہان دہلی ع۲ جلد ۱۴۔ اگست ۱۹۵۸ء)

اور یہ حقیقت ہے کہ ایسا کرنا ہو گا اس لئے کہ چودھویں صدی ہجری کی اس آخری چوتھائی میں "دستوری عنوان" سے الحاد وبے دینی کا جو ریلا آ رہا ہے اس کے سامنے جمودی فقہ نہیں ٹھہر سکے گی، اس کے لئے بند اگر باندھا جا سکتا ہے تو قرآن وحدیث کے اسی (باقی برصفحہ ۳۰۵)

© rasailojaraid.com